صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 31 مارچ 2004ء بمطابق 9 صفر 1425 ھجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ با اللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلاً سَدِيدًاO يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَـٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا O سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلۡأَرۡضِ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُO يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَO كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفۡعَلُونَ

(ترجمہ): مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو O وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا O جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب خدا کی تنزیہ کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے O مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے O خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں

رسمی کارروائی

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مولانا نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: دا جی نن دے اخبار کښې یو خبر لګیدلے دے چه"ترقیاتی منصوبوں میں وزراء کی مداخلت پر ناظم کا احتجاج"، زه دے ایوان نه د دے خبرے تپوس کول غواړمه چه آیا زمونږ دے ممبرانو ته یا وزیرانو ته چه په اے۔ډی۔پی کښې کومه حصه ملاؤ شی او مونږه په خپلو حلقو کښې هغه کار کوؤ نو دا د ناظم په منصوبو کښې مداخلت شو او که نه دا ناظمان زمونږ په منصوبو کښې او زمونږ په اے۔ډی۔پی کښې مداخلت کوی؟ چه دوئ په اسمبلو کښې زمونږ خلاف احتجاج کوی او بیا وزیر اعلیٰ صاحب ته پیش کیږی چه مونږه د شکایاتو ازالے د پاره وزیر اعلیٰ صاحب سره ملاویږو، نو زمونږ متعلقه وزیر صاحب د د دے وضاحت اوکړی چه دا واقعی دوئ مداخلت کړے دے اوکه نه دا ناظمان دخپلو اختیاراتو نه تجاوز کوی او زیاتے کوی چه زمونږ خلاف دا قرارداد ونه پاس کوی او پاڅی؟

جناب سپیکر: متعلقه وزیر څوک دے؟ سردار ادریس نه دے؟

جناب امیر زاده: جناب سپیکر! دے سره متعلقه زما هم یو مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: جی، امیر زاده خان۔

جناب امیر زاده خان: دا جی پراونشل اے۔ډی۔پی کښې زما یو سکیم وو جی، آر۔سی۔سی برج، هغه By name reflect شوے وو په صوبائی اے ۔ډی۔پی کښې۔ بیا په ډی۔ډی۔او۔سی کښې میټنګ شوے دے او یو لوکل ناظم دا وئیلی دی چه یره دا پل دلته نه د شفټ شی او په بل ځائے کښې د اولګی نو هغوی په Minutes کښې دا Recommend کړی دی چه د پل په هغه ځائے کښې ضرورت نیشته او دا د Change شی۔ د هغے نه ما ته ډیره غټه مسئله جوړه شوے ده۔ خلق جلوسونه اوباسی چه ایم پی اے زمونږه منظور شوے پل بل ځائے ته اوړی۔ دا خو الټا زما یو منظور شوے سکیم، آیا د صوبائی حکومت د یو سکیم د ضلعی

حکومت سره اختیار شته چه هغه په خپلے مرضی باندے بدل کړی؟ دے باندے لږ غور اوکړئ۔

جناب سپیکر: جی نادر شاه صاحب۔

جناب نادر شاه: سپیکر صاحب! زه هم دغه شان د یو مسئلے شکاریم۔ زمونږه ځائے کښې یو ډګری کالج منظور شوے وو نو په هغے کښې تحصیل ناظم ډی۔ آر۔ او ته خط اولیکلو چه یره، چونکه هلته کښې پکښې یو خان ملوث وو چه دا د زما زمکه پرے خرڅه کړے شی او زما زمکه کښې د کالج جوړ کړے شی۔ دغه شان پکښې د مردان چه کوم ډسټرکټ ناظم دے هغه هم پکښې مداخلت کړے وو او د زمکے په سلیکشن کښې درے میاشتے د دے وجے نه واوړیدلے۔ نو که فرض کړه دا زمونږه په نوم باندے یا زمونږ په حلقه کښې زمونږ سکیم شوے وی او بیا مونږ خو په دے باندے هم دغه کوؤ که هغه Feasible نه وی، خلقو ته Accessible نه وی یا مطلب دا دے چه خلق هغے ته Approach نه کوی او په هغے باندے څهTechnical objection وی د سرکاری محکمو، نو بیا خو مطلب دا دے چه دا د هائیر ایجوکیشن اختیار وو چه هغوی په دے دغه کړے وے لیکن د تحصیل ناظم ته، د ضلعے چه کوم ناظم دے یا نورو ناظمینو ته زمونږ په سکیمز کښې د مداخلت څه اختیار دے؟ دے باره کښې جی، تاسو لږ دغه اوکړئ۔یا خو دا ده چه مونږ به، مطلب دا دے اختیار مند یو یا به هغوی اختیارمند وی۔ دے باره کښې مونږه پوهیږو نه چه مونږه څه طریقه اختیار کړو جی۔

جناب سپیکر: جی آصف اقبال داودزئی صاحب۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے میں اپنے اپوزیشن کے آنریبل ممبران کی توجہ چاہوں گا۔ یہ اس ایوان کا ایک مشترکہ مسئلہ ہے، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اس ملک میں نفاذ کا ایک مقصدGross root level پر لوگوں کو سہولیات فراہم کرنا ہے لیکن جس طرح شروع دن سے ہماری اسمبلی کے ممبران یہ بات کہتے چلے آرہے ہیں کہ اس نظام میں کچھ خامیاں موجود ہیں جن کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اس بارے میں، میں عبدالاکبر خان صاحب کے بھی

Comments چاہوں گا آپ کی وساطت سے۔ کل ضلع پشاور کے کونسل کے اجلاس میں ایک یونین کونسل کے ناظم کے نکتہ اعتراض پہ وہاں بحث ہوئی ہے۔ ایک اے۔ڈی۔پی، جو کہ پراونشل اے۔ڈی۔پی کی ایک سکیم ہے، جس کا تعلق پراونشل گورنمنٹ سے ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کونسل میں اس پر بحث ہونا، ایک تو اس کی میں وضاحت چاہوں گا کہ وضاحت ہو کہ آیا وہ یہ اختیار رکھتے ہیں کہ پراونشل گورنمنٹ کی اے۔ڈی۔پی پر وہاں پر بحث کر سکیں یا پراونشل گورنمنٹ کی کوئی سکیم ان کی مرضی پہ کہیں شروع کی جاسکتی ہے؟ اے۔ڈی۔پی میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لڑمہ کے نام سے ایک سکیم Reflect ہے، میرے حلقے میں۔ جناب سپیکر صاحب! لڑمہ چونکہ پشاور شہر کے بالکل مضافات میں ہے، قریب ہے تو یہاں اراضی کی قیمت انتہائی زیادہ ہے۔ وہاں کے مقامی لوگوں سے میں نے اس بارے میں بات کی کہ یہ گرلز ہائی سکول، چونکہ وہاں پہ کوئی گرلز ہائی سکول نہیں تھا تو وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی تھی اور اس علاقے کیلئے گرلز ہائی سکول کے قیام کی منظوری دی تھی اے۔ڈی۔پی میں، تو لوگوں نے اس کیلئے کوئی جگہ فراہم نہیں کی۔ جناب سپیکر صاحب! اے۔ڈی۔پی میں یہ کہیں بھی Mention نہیں ہے کہ اس سکیم کا یونین کونسل لڑمہ میں قیام ہوگا، بلکہ اے ڈی پی میں یہ ہے کہ لڑمہ، لڑمہ جو پورے علاقے کا نام ہے جناب سپیکر صاحب، وہاں پہ محکمہ تعلیم کی تقریباً 600 سو کنال اراضی موجود ہے اور وہ اراضی بھی لڑمہ کے نام پہ ہے۔ وہاں پہ PITE کالج ہے جو کہ لڑمہ کے نام سے ہے تو چونکہ جون کا مہینہ قریب آرہا ہے اس لئے محکمہ تعلیم کے اہلکار اور ورکس اینڈ سروسز کے ساتھ مشورہ کرکے اور وہاں کے عوام کے ساتھ مشورہ کرکے ان کی مرضی کے مطابق اس سکول کا ہم نے اس سرکاری اراضی پر سنگ بنیاد رکھا ہے۔ یہاں میں یہ بھی Mention کرنا چاہوں گا کہ جب ڈسٹرکٹ پشاور کے ناظمین نے وزیر اعلیٰ سرحد کے ساتھ ملاقات کی تو اس میں یہ بات یونین کونسل ناظم نے اٹھائی تھی جس کا میں نے یہ جواب دیا تھا کہ آپ جگہ فراہم کریں یہ سکول آپ ہی کے گاؤں میں انشاءاللہ بنے گا لیکن اس وقت تک وہ جگہ فراہم نہ کر سکے اس لئے مجبوری کے تحت ہم نے وہاں اس کا سنگ بنیاد رکھا جو کہ سرکاری اراضی تھی اور اس گاؤں کے نام سے ہے۔ اب جناب سپیکر صاحب! میں اس ایوان کی توجہ اور اس ایوان کا ایک فیصلہ اس پر چاہوں گا کہ آیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ یا ڈسٹرکٹ کونسل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس ایوان کے معزز اراکین کی جواے۔

ڈی۔پی سکیمز ہیں اور جو تعمیر سرحد سکیمز ہیں وہ ان میں Interference کر سکیں؟ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب! پراونشل اے۔ڈی۔پی کے بارے میں انہوں نے یعنی ایوان نے آپ کی توجہ دلائی ہے کہ اس پر آپ بات کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کیونکہ یہ معاملہ تقریباً ہر ایم۔پی۔اے کے ساتھ پیش آ سکتا ہے تو جناب سپیکر، پہلے ہم یہ دیکھیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ نہیں ہے۔ آرڈیننس تو ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس فلاں، لیکن یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ میں تو وہ خود پیسہ Generate کرتے ہیں اور خود اس کو خرچ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر یہ اسمبلی Constitution کے آرٹیکل 123 کے تحت، جو اس دن بھی میں نے کہا تھا، یہ ایک مخصوص Fund share جو P.F.C میں Determine ہوتا ہے کہ اتنے Percentage ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو ملے گا وہی Percentage اسی اسمبلی سے ڈیمانڈ آف گرانٹ کی شکل میں منظور کی جاتی ہے، وہ جب وہاں جاتی ہے ڈسٹرکٹ میں، ان کا اپنا ایک Mechanism ہے، اس کے مطابق ان کا اپنا بجٹ پیش ہوتا ہے، ان کی اپنی اے ڈی پی پیش ہوتی ہے، جس طرح ہم یہاں بجٹ پر ڈسکشن کرتے ہیں اس طرح وہاں پر بھی بجٹ پر ڈسکشن ہوتی ہے، وہاں پر ڈی سی او جو اس کا چیئرمین ہے ڈی ڈی سی کا، وہ اس کی Approval دیتا ہے اور پھر Executing Department اسی پر کام کرتا ہے۔ جو باقی پیسہ ہے جو پی ایف سی کے علاوہ ہے، اس کی یہاں پر صوبائی اے ڈی پی بنتی ہے، اس میں Reflection ہوتی ہے، سکیم وائز بھی ہوتی ہے، Bulk schemes میں بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ڈسٹرکٹ میں پانچ سکولز، یا ایک ڈسٹرکٹ میں یا پھر By name reflection ہوتی ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فلاں یا گورنمنٹ گرلز کالج فلاں، تو جب By name reflection ہوتی ہے یا Block allocation ہوتی ہے تو اس کا تعلق اس اے ڈی پی سے ہے جو یہ اسمبلی پاس کرتی ہے۔ دیکھیں جی، یہ تو پاورز ہیں نا، ان کے پاس جو پاورز ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ اپنی اے ڈی پی منظور کرتے ہیں، وہی اس اے ڈی پی کو Execute کرتے ہیں۔ اس میں وہ کتنی سکیمیں لاتے ہیں اور کیسی کیسی سکیمیں لاتے ہیں، ان پر عمل درآمد کدھر سے ہوتا ہے؟ وہ ان کی مرضی ہے یا ان کا

اختیار ہے۔ یہاں پر جو اے ڈی پی ہے یہ اس اسمبلی کی مرضی ہے کہ وہ اے ڈی پی کو پاس کرتی ہے تو پھر ان کی سکیمیں جو اس اسمبلی نے پاس کی ہیں تو یہ اس کی ملکیت بن جاتی ہیں کہ یہ اس اسمبلی کی ہیں۔ اگر اس میں Change بھی لانی ہوتی ہے جناب سپیکر، تو وہ Change بھی پھر سپلیمنٹری بجٹ میں حکومت لاتی ہے، وہ Change حکومت بھی اس طرح نہیں کر سکتی کہ لڑمہ کی بجائے دڑمہ کر دیں، تو وہ بھی نہیں کر سکتی کیونکہ اس اسمبلی نے لڑمہ کے نام پر اس کو Approve کیا ہوتا ہے، منظور کیا ہوتا ہے تو وہ لڑمہ کے نام پر رہے گی۔ اگر لڑمہ کی بجائے کوئی دوسرے نام پر کرنا ہو تو اسی کو پھر سپلیمنٹری بجٹ میں لانا ہوگا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تو کوئی Ambiguity ہے ہی نہیں، اس میں تو کوئی اس طرح کی بات ہے ہی نہیں کہ جو بجٹ یا جو اے ڈی پی اس اسمبلی نے پاس کی ہے یہ اس اسمبلی کی Prerogative ہے۔ ہم اپنے حقوق پر مرکز کی بھی مداخلت منظور نہیں کریں گے اور جناب سپیکر، یہ ہمارا قانونی حق ہے کہ یہ اے ڈی پی جو ہم نے پاس کی ہے، جو ہم نے اور آپ نے سکیمیں دی ہیں اور ہم سے ایک ایک چیز پر ووٹ لیا گیا ہے، جب منسٹر خود اٹھتا ہے کہ .Defray the charges for the year ending etc فلاں فلاں۔ آپ پتہ نہیں ڈیمانڈ پیش کرتے ہوئے بھی تھک جاتے ہیں، پتہ نہیں چالیس یا پینتالیس ڈیمانڈز ہوتے ہیں، یہی ڈیمانڈز آف گرانٹ ہیں جن پر ہم ووٹ دیتے ہیں، ان کے جو اپنے ہیں وہ اپنا ووٹ دیتے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں کوئی Ambiguity نہیں ہے، یہ خواہ مخواہ کیلئے اگر کوئی کرتا ہے تو وہ پھر خواہ مخواہ ویسے ہی کرتا ہے ورنہ جو سکیم یہ اسمبلی پاس کرتی ہے اس سکیم پر اس اسمبلی کا حق ہے کسی اور کا نہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اس کو کافی Elaborate کر دیا ہے عبدالاکبر خان نے، میں یہ کہوں گا سر، کہ Ambiguity نہیں ہے۔ It is very clear , but there is a confusion، وہ کنفیوژن یہ ہے اور یہ کنفیوژن کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ آج گورنمنٹ کا ایک وزیر کھڑا ہو کر اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ This system is not workable، یہ سسٹم کنفیوژن والا ہے، یہ نہیں چل سکتا اسی لئے ہم نے Propose کیا تھا کہ ایک ایسا فورم ڈسٹرکٹ لیول پہ ہو جو صوبائی اسمبلی کے ممبران سے تعلق رکھے، جہاں پہ صوبائی اسمبلی کے ممبران بیٹھیں، (تالیاں) وہاں پہ

ہماری یہ بہنیں جو اس طرف بیٹھی ہوتی ہیں یہ بیٹھیں، اپوزیشن کے ممبرز بیٹھیں، گورنمنٹ کے ممبرز بیٹھیں، وہاں پہ ایک ہم آہنگی پیدا ہو، صوبے میں ایک اتفاق کی فضا قائم ہو اور نہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے ہمارا جھگڑا ہے نہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس میں فضول بحث کرے لیکن بحث کرنے سے تو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ منتخب ادارے قائم ہیں۔ ایک دوسرے پہ یہ بحث کریں اس لئے کہ کنفیوژن ہے، ہمارے اختیارات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مداخلتیں نہ ہوں تو آج یہ بات Establish ہو گئی ہے اور حکومت نے خود اس بات کو Realise کیا ہے کہ Ambiguity نہیں ہے۔ This is very clear. یہ صوبائی بجٹ ہے، ڈسٹرکٹس کا بجٹ اپنا ہے اور ڈسٹرکٹس کو جو گرانٹس ملتی ہیں وہ ان کا حق ہے۔ صوبے کا حق ہمارا بنتا ہے، اس میں یہ کنفیوژن تھوڑی رہتی ہے۔ میں یہی درخواست کروں گا پھر سے ممبرز کو کہ ایک بڑا اچھا سسٹم تھا اور وہاں پہ یہ کنفیوژن پیدا نہ ہوتی، تو اس کے لئے کوشش کریں اس ہاؤس میں کہ DDACs بحال ہوں اور ہم آپس میں بیٹھ کر فیصلے کر سکیں

(تالیاں)

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، یہ بڑی اچھی بات جو میں کرنا چاہ رہا تھا وہ بھی گستاسپ صاحب نے کر دی ہے۔ اصل میں بات یہ ہے سر، کہ یہ جو سسٹم ہے، سسٹم برا بالکل نہیں ہے۔ یہ اتنا اچھا سسٹم تھا Devolution plan کا، کہ جس نے ایک طویل بیوروکریٹک سسٹم سے ہمیں نجات دلا دی ہے۔ اب برا یہ ہوا ہے کہ اس کے اندر جو نقائص سامنے آئے ہیں، نقائص کسی بھی نظام کے اندر آسکتے ہیں اور ان کو وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ اس سسٹم میں From the day first جب یہ اسمبلیاں وجود میں آئیں تو کچھ ہماری پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے صوبے میں، خاص طور پر ان اداروں کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا گیا کہ بجائے اس کے کہ ان کو ایک دوسرے کے قریب لا کر Understanding کے ساتھ کام چلایا جاتا یہ ادارے ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے اور جیسے ہم سب نے مشترکہ تجویز کیا تھا کہ، اب میرے اپنے حلقے میں سر، ایک پراونشل اے ڈی پی سکیم کے اوپر ایک صوبائی وزیر نے جا کر، میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن کسی اور کے فنڈ سے ایک افتتاح کیا، Already وہ سکیم

جو پراونشل اے ڈی پی کا حصہ ہے اور اس کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے اور اس کے اوپر کسی اور فنڈ سے افتتاح کیا گیا۔ اب یہ ساری کنفیوژن اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ ہمارا ایسا کوئی فورم نہیں ہے جس پہ ڈسٹرکٹ ناظم، ڈسٹرکٹ کے نمائندے اور صوبے کے نمائندے بیٹھ کر آپس میں Decide کر سکیں اور یہ جو Overlapping ہے ایک سکیم کے اوپر دوسری کا، اس کا خاتمہ ہو سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم بجائے سسٹم پر Attack کرنے کے اس کی خرابیوں کو یہاں فلور پہ بھی ڈسکس کریں کیونکہ President of Pakistan نے کہا ہے کہ آپ اس پر Debate کریں اور اس کے اندر جو نقائص آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے تو وہ تجاویز ہم دے سکتے ہیں۔ ہمارے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم چلے اور اصل سپرٹ کے مطابق چلے اور میں یہ سمجھتا ہوں، چونکہ میں خود I remain a part of this system تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے کام ان کے Door steps پہ حل ہونے کا واحد یہی نظام تھا، ورنہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کے ہاسٹلوں پر ماضی میں بہت رش ہوتا تھا اور بہت دور دور سے غریب لوگ آتے تھے تو میری یہ معروضات تھیں کہ اتنی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں جو۔۔۔۔

<u>مولانا محمد مجاہد خان الحسینی</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: مولانا مجاہد صاحب۔

<u>مولانا محمد مجاہد خان الحسینی</u>: جی، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نظام جن لوگوں نے بنایا ہے ان کے دماغ میں یہ چیزیں نہیں تھیں؟ یا صرف ایک کھلونا لا کر لوگوں کو لڑانا چاہتے تھے۔ یہ لوگ تو کہا کرتے تھے کہ دہلیز پر ہم انصاف پہنچائیں گے، اب دہلیز پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اب ان سے پوچھا جائے کہ یہ نظام جو تم نے بنایا ہے اس میں اب جو خرابیاں آگئی ہیں تو کیا وہ ان کے دماغ میں پہلے نہیں تھیں؟ اگر نہیں تھیں تو ان کو جانا چاہئے اس مقام سے، ہمیں چھوڑ دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی</u>: جناب، انہوں نے LFO میں اس نظام کو مانا ہے، اب خرابیاں ضرور ہیں۔ مولانا مجاہد صاحب تجویز دیں ہم آپ کی تجویز کی حمایت کریں گے۔

جناب سپیکر: بہر حال جو بات بشیر بلور صاحب کو کہنا چاہئے تھی وہ آپ سے کہلوادی گئی۔(قہقہ)، جی انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب، میں نہیں چاہتا تھا کہ میں مولانا صاحب کے ساتھ صبح صبح جھگڑا کروں۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر، جیسے ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا، آپ وہ دن یاد کریں جس دن ہم نے یہاں اے ڈی پی پہ یا بجٹ پہ تقاریر کی تھیں، یہ اس سیشن کی بات ہم نہیں کر رہے بلکہ اس سے گزشتہ سیشن کی بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اس اسمبلی کے سامنے یہ عرض کی تھی کہ ہم اس اسمبلی کو آنے والے وقتوں میں ایک فورم Provide کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے نیک نیتی سے وہ فورم Provide کرنا تھا جو کہ شہزادہ صاحب نے جس طرف اشارہ کیا وہ ایک فورم تھا DDAC کا۔ ہمیں پتہ تھا، جیسے مولانا صاحب فرمارہے ہیں کہ جس مقصد کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹس یا سٹی گورنمنٹس بنائی گئی تھیں، یہ وہ وقت تھا جب ملک میں ہر قسم کی پولیٹیکل پارٹیوں پر پابندیاں تھیں اور ایک ایسی حکومت بر سر اقتدار تھی جو کسی صورت بھی یہ نہیں چاہتی تھی کہ سیاسی قوتیں پھر دوبارہ آکر اس ملک پر اپنا قبضہ جمائیں۔ لہذا انہوں نے وہ تمام صوبائی اختیارات اٹھا کر، ان کو چھٹے شیڈول میں ڈال کر اور آپ کے اور ہمارے Wings جو ہیں، وہ پر جو ہیں وہ Clip کر لئے ہیں۔ اس لئے جناب والا، ہم نے اس وقت بھی یہ ریکویسٹ کی تھی اور اب بھی پانی سر سے گزرا نہیں ہے، ابھی بھی ٹائم ہے گو کہ یہ اے ڈی پی جس کی بات آج ہم کر رہے ہیں اور جس کا واویلہ آج ہم کر رہے ہیں، اس اے ڈی پی کا وقت اب گزر چکا ہے۔ اس لئے گزر چکا ہے کہ اب اپریل کا مہینہ شروع ہونے والا ہے اور آپ کے پاس ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ ہم نے، اگر کہیں خدا نے چاہا تو اس مدت کے لئے پانچ اے ڈی پیز ہم نے دیکھی ہیں، پانچ اے ڈی پیز، پانچ سال ہم نے گزارنے ہیں۔ ایک اے ڈی پی ہماری ویسی کی ویسی گزر گئی اور ان اختلافات کی نذر ہو گی۔ واللہ العلم ہم باقی کتنی اے ڈی پیز دیکھیں گے۔ میں پھر وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ کام جو 2003 اور 2004ء کا ہم نہ کر سکے، یہ Carry over ہوں گے Next year کو اور Next year ہمارے پاس کوئی ایسے کام نہیں ہوں گے۔ جناب والا، وزیر صاحب نے یہ درست فرمایا کہ جو جو ہمارے سامنے مشکلات ہیں یا جو نقائص ہیں، اب یہ ضلعی حکومتیں تو

ہمارے سر پر ہیں لیکن اس کیلئے کوئی راستہ نکالنا چاہئے۔ہم پر کوئی ایسی پابندی نہیں ،اسمبلی پر نہیں ،چھٹے شیڈول میں یہ ضرور ہے کہ اس آرڈیننس کی مخالفت نہیں کر سکتے لیکن جو اس کے ساتھ Contradictory نہ ہوں، جو آئین کے ساتھ متصادم نہ ہوں، جو اس آرڈیننس کے ساتھ متصادم نہ ہوں تو اس کیلئے قانون سازی کرنے میں آپ پر کوئی پابندی نہیں اور اسی قانون سازی کے تحت ہم نے DDAC Propose کیا تھا لیکن واللہ العلم کس مقصد کے تحت وہ Accept نہیں کیا گیا اور جب تک اس کو آپ Accept نہیں کریں گے، یہ مشکلات آئے روز ہمارے سامنے ہوں گی اور یہاں کی ایک Constituency کی سکیمیں کہیں اور جائیں گی اور وہاں سے آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا تو یہ میری استدعا ہے جناب، کہ اس پر غور کریں تاکہ اس چیز کو ہم دوبارہ Revise کر سکیں۔

جناب سپیکر: اس پر غور کرنا چاہئے اور جو آئینی نکات ہیں اے ڈی پی کے حوالے سے،اس معزز ایوان کا Prerogative ہے، تو عبدالاکبر خان نے اس پر سیر حاصل بحث کی لیکن یہ گنجائش موجود ہے کہ:

؎ ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں

جناب امیر الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

انجنیئر محمد طارق خٹک: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، طارق خٹک صاحب۔

انجنیئر محمد طارق خٹک: جناب سپیکر صاحب! دے هیلتھ منسٹر صاحب ته یو اهم او ضروری مسئله مخے ته کوم، چه زمونږ ډاک اسماعیل خیل یوکلے دے زما په حلقه کښې، هغے کښې آر ایچ سی ده، هغے کښې یو ایکسرے پلانټ دے ، زما خیال دے چه د نن نه درے کاله مخکښې اغستلے شوے وو او ښه Working condition کښې دے او قیمت ئے زما خیال دے چه دوئ ته به پته وی، په لکھونو کښې، پچاس ساٹھ لاکھ روپئ قیمت ئے دے ، دیو آپریټر وجے نه بند پروت دے او تقریباً لسو کالو نه د هغے د فائدے نه خلق محرومه دی او پبو ته او پیښور ته په ایکسرے پسے راځی۔ نو زه ستاسو په وساطت سره ریکویسټ کومه چه هغے باندے فوری طور آپریټر بهرتی کړی یا ئے پرائیویټ سیکټر ته ورکړی، چه هر څنګه وی چه هغه کار شروع کړی۔

جناب سپیکر: جی ہیلتھ منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ(وزیر صحت): دوئ جی، د ایکسرے پلانټ د پاره جائنټ حواله ورکړے ده، یو لس پنځلس کاله مخکښ اودهغے د پاره، په یو ځائے کښ نه دا په ټوله صوبه کښ مونږ ته مسئله ده چه آر ایچ سیز کښ ایکسرے پلانټونه شته خو ایکسرے ټیکنیشن نیشته دے نو دے وجے نه مونږه ډائریکټر جنرل هیلتھ اینډسروسز ته وئیلی دی چه په صوبه کښ په کوم ځایونوکښ چه ایکسرے پلانټونه شته دےاو هلته Sanctioned پوسټونه د ایکسرے ټیکنیشن نیشته دے نو هغے د پاره چه دےکال کښ ایس-این-ای تیاره کړی۔مونږه انشاءالله فنانس ډیپارټمنټ نه۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکه طارق خټک صاحب ته زه اووایمه چه ډی ایچ کیو ډګر کښ ایکسرے پلانټ د ډیرو میاشتو نه وران دے که مهربانی اوکړی هلته ټیکنیشن شته او مونږ له ئے راکړی نو ښه به نه وی؟

انجنیئر محمد طارق خٹک: دا جی، دا خو زمونږ د علاقےFacilities دی او دا مونږه پخپلهUtilizeکول غواړو۔مونږ ته آپریټر پکار دے ۔۔۔۔۔۔۔۔ (قہقہ)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔اسمائے گرامی ہیں: جناب اختر نواز خان ایم۔پی۔اے، کل اور آج کیلئے اور جناب افتخار احمد خان جھگڑا، ایم پی اے آج کیلئے Is it the desire of the House, the leave may be granted؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اگر No کریں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر مجھے ہاؤس سے رائے شماری پہ فیصلہ کرنا پڑے گا لیکن روایات یہ ہیں کہ ابھی تک تو Leave applications میں کسی نے "ناں" نہیں کیا ہے تو اتنے بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں نے بھی Application دی تھی وہ نہیں آسکی۔

جناب سپیکر: کس نے؟ مشتاق احمد غنی، وہ تو ہو گئی ہے، بالکل۔

جناب محمد ارشد خان: سپیکر صاحب! هغه تیر ورځو کښې دلته د کلاس فور مسئله راوچته شوے وه، هیڅ په پته ئے مونږه اوسه پورے پوهه نه شو۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال چه دا ایجنډا د Legislation واخلو نو دا به وروستو بیا اوکړو۔

جناب امیر رحمان: د کلاس فور دا مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: بیا به چه په دے ایجنډا باندے دغه اوکړو کنه نو په هغے باندے بیا خبره کوؤ۔ په هغے موقع درکوؤ۔

جناب امیر رحمان: ښه جی۔

مسودہ قانون

Mr. Speaker: Item No.7 and 8. The Honorable Minister for Health, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be taken into consideration at once. Honorable Minister for Health, please.

Mr. Inayat Ullah (Minister for Health): Sir, I beg to move that the North-West Frontier Province Medical (Relief Endowments) Fund Bill, may be taken into consideration at once. Thank you.

Mr .Speaker: The motion before the House is that the North-West Frontier Province Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration stage, since no amendment has been moved by any Honourable Member in clauses 1 to 4 of the Bill, therefore the question before the House is that clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his amendment in clause 5 of the Bill. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, please.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا خواست دے،تاسو لږ اوګورئ، دا Clause 5 غلط لیکلے شوے دے، Clause-3, Sub-Section (3)کښې دا Amendment راځی جی۔ تاسو اوګورئ لږ، Clause 5چه دے جی، That is something else، هغه About the diseases دے۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move that in clause 5 after the words…….

جناب بشیر احمد بلور: دا لږ غلط دے جی۔ دا (3) Section 3 Sub Section کښې دے جی۔ Clause 5 چه دے That is about diseases،

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg Sir, he may be allowed to amend his amendment and clause 5 may be read as 3.

جناب بشیر احمد بلور: دا ما نه، دا ستاسو د دفتر نه، دا ما نه به نه وی لیکلی شوی،دا Clause 5 نه دے دا Clause 3 Sub-Section (3) کښې Amendment دے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, he is presenting so, I think he may be allowed to amend his amendment.

جناب بشی احمد بلور: دا وه چه دا Clause 5 چه دے هغه د Diseases په باره کښې دے۔ د هغے سره د دے څه تعلق نه راځی جی۔

جناب سپیکر: جی، بس صحیح ده۔

جناب بشیر احمد بلور: نو بس دا ما ریکوسټ کولو۔ زما دا Amendment دے۔ I beg to move the amendment in clause 5 after the word 'Profit' appearing…

Mr. Abdul Akbar Khan: Clause 3
Mr. Bashir Ahmad Bilour: Clause 3 Sub-Section (3), word 'profit' appearing in line 1, the word 'without interest' may be added.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the mendment in clause 3 Sub- Section (3) moved by Honourable Member may be adopted. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment adopted in clause 3 sub-clauses (3), stands part of the Bill, with amendment moved by Mr.Bashir……

(Interruption)

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Point of order Sir, I think, it is Section 3.
<u>Mr. Speaker</u>: Section 3.

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: ہاں ہاں، یہ کلاز نہیں سیکشن ہے نا جی۔

<u>جناب بشیراحمد بلور</u>: سیکشن3سب سکیشن3کښې دے کنه جی۔ ټهیک دے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Sub-Section 3 of Section 3 stands part of the Bill, with amendment moved by Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA.Since no amendment has been moved by any Honourable Member in clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 to 7 may stand parts of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it; clauses 4 to 7 stand parts of the Bill. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, please.

<u>Mr. Bashir Ahmed Bilour</u>: Thank you very much. Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Para (f) sub-clause (1) of clause 8, after the word 'Philanthropist' the word 'two members of the Provincial Assembly from Opposition Benches' may be added.

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: جناب سپیکر! اس میں میری بھی ایکAmendmentہے،اسی طرح کی۔اگر مجھے بھیAllowکرلیں کیونکہ وہ اسی سب کلاز میں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ځان له به تا سو ته-----

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: یو شے دے کنه،یو کس بهWithdrawکوۀ۔

Mr. Speaker: The same nature.
Mr. Abdul Akbar Khan: The same nature.

جناب سپیکر: جی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I want to bring an amendment in the amendment of Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA and my amendment, Mr. Speaker …………

(Interruption)

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA please.

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to move that Para (b) sub clause (1) of clause 8 may be substituted by the following:-

"two members of the Provincial Assembly from Opposition Benches"

لیکن جناب سپیکر! میں اس میں Amendment لانا چاہتا ہوں کہ

"This may be read as one member each from Opposition and the Government Benches, nominated by the Speaker."

Mr. Speaker: The amendments moved by Mr. Bashir Ahmed Bilour and Mr. Abdul Akbar Khan, MPA,s that one Member from Opposition and other Member from Treasury Benches may be nominated by the Speaker. The question before the House is that the amendments moved by Honourable Members Bashir Ahmed Bilour and Abdul Akbar Khan may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The amendments moved by Mr. Abdulr Akbar Khan and Mr. Bashir Ahmed Bilour are hereby adopted. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ماته اجازت را کړئ چه په دے باندے یو دوه خبرے هم زه او کړمه۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: دا Amendment زہ پیش کوم خو زما دے Amendment کبنی صرف مقصد دا دے چہ حکومت بہ دا فنڈ قائم کڑی او دے نہ پس بہ دے باندے چرتہ بزنس کوی یا بہ څہ Income راځی نو بیا بہ دا د غریبانوپہ Diseases باندے لگی۔ نو زما مطلب دا دے چہ دے د پارہ یو داسے انڈسٹریل یا یو داسے بزنس مین هم پکار دے چہ دوئ تہ صحیح رائے ورکوی چہ چرتہ Investment پکار دے او څنگہ Investment پکار دے۔ ولے چہ بینکونو کبنی سود خوبہ نہ آخلونو،خامخا خو بہ څہ کوؤ،نو هغے بارہ کبنی زما دا Amendment دے زما دا خواست دے چہ حکومت د پہ دے باندے لږ Consideration او کڑی، نو ښہ بہ وی۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmed Bilour, please.

Mr. Bashir Ahmed Bilour: Sir, I beg to move that in Para (f) sub clause (1) of clause 8, the word “two business persons” may be added.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Members may be adopted. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and clause 8 stands part of the Bill, with amendment moved by Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 8 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you Mr. Speaker, I beg to move that in Para (g) sub-clause (1) of clause 8 after sub paragraph (vii), the following new paragraph(viii) may be added:- “ Mardan Medical complex.”

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب،آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔محترم سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چہ دا Part Already covered دے او مونږ ہ د یو حکمت لاندے دا نہ وو کڑے۔ دے وخت کبنی لکہ Statement of objects مونږہ وئیلی دی چہ دا Specialized treatment دے او بل چہ پہ کومو هسپتالونو کبنی دا قسم سرجری او دا قسم

Treatment availableدے نو هغه هسپتالونو کښې خو د دے د پاره موږه دروازه کهلاؤ پریښودے ده، د دے د غه لاندے۔دا سیکشن 11

"11. Availability of facility for medical treatment: - The facilities of medical treatment under this Act shall be available in the following hospitals and institutions as government may, from time to time, by notification in the official gazette, specify."

یعنی دے د پاره دوباره اسمبلی ته د راتلو ضرورت نشته دے۔ هغه حکومت پهOfficial gazetteکښې نوټیفیکیشن باندے کولے شي۔ زمونږ دا اراده ده په مستقبل کښې چه مردان میډیکل کمپلکس به مونږ مضبوطوؤ اومردان میډیکل کمپلکس بهStrengthenکوؤ او دے به د ےلیول ته راولو خو فی الحال مردان میډیکل کمپلکس په دے لیول نه دےچه دا قسمHighly specializedسرجری هلته کښې اوشي او دا قسمهTreatment هلته کښې اوشي نو لهذا زه دا ریکویسټ کومه که دوئ داAmendment withdrawکړی نو ښه به وی۔

جناب عبدالاکبرخان: جناب سپیکر! که تاسو اوګورئ جی، نو دوئ چه په دے کښې کومDiseasesښودلی دی۔ زه خو په دے ډیرو نومونو باندے نه پوهیږم خو چه په کومو باندے زه پوهیږمه نو دا دے چهAdvance renal failure dialysisخو هلته په مردان کښې هغه بله ورځ وزیراعلیٰ صاحب د دومره مشینانو افتتاح کړے ده،چا میډیکل کمپلکس ته مفت ورکړی دی۔Hepatitis-Cجناب سپیکر،Hepatitis-C په مردان میډیکل کمپلکس کښې نه کیږی۔Another serious disease including اچھا جناب سپیکر! Briticism هم پکښې نه کیږی۔زه منسټر صاحب ته درخواست کومه، زه منمه چه تاسو ئے په نوټیفیکیشن باندے بیا وروستو کولے شئ خواوس په ډی آئی خان ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال،نو دغه خو میډیکل کمپلکس دے او د دے خو Diseases خو Alreadyپه دے کښې کار کیږی نو زه درخواست کومه چه دا مردان میډیکل کمپلکس یواځے د مردان د پاره نه، د صوابئ، چارسدے ، ملاکنډ ایجنسئ، بلکهEvenنوښار او بونیر او دا ټول پکښې راځي۔ نو موږه درخواست کوؤ چه تاسو په دے باندے ضد مه کوئ۔

جناب نادر شاه: زه د عبدالاکبرخان صاحب د دے خبرے ملګرتیا کومه چه مردان میډیکل کمپلکس د په دے کښې شامل کړے شی، په دے د دغه نه کوی۔

جناب سپیکر: منسٹر فار ہیلتھ صاحب۔

جناب امانت شاه: دغے باندے لږ غور اوکړئ جی، دا پکښې پکار دے جی۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: د دوئ د دے خبرے سره اصولاً زما اتفاق دے۔ ما خو مخکښې هم خبره اوکړه چه اصولاً مے ورسره اتفاق دے او دا دوئ چه خبره اوکړه نو حقیقت دا دے چه Dialysis یونټ، مشینان هلته کښې راغلی دی۔ هغه یونټ لا Fully established شوے نه دے، هغه په Processing کښې دے۔او دا چه څومره Specialized treatments دی نو د دے نه علاوه نور په مردان میډیکل کمپلکس کښې Available نه دی خو په دے کښې په اصل کښې که ډی آئی خان یا سیدو مو شامل کړی دی۔نو د Teaching hospital درجه دوئ ته ملاؤ شوے ده په دے بنیاد مو شامل کړی دی۔ بهرحال چونکه د ممبرانو اصرار دے، د ټریژری بینچز او اپوزیشن بینچز نو زه په دے باندے دغه نه کومه۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by Honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it .The amendment in clause 8 is adopted and stands part of the Bill, with amendment moved by Mr.Abdul Akbar Khan, MPA. Mr. Adul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 9 of the Bill .Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I may be allowed to present my amendment with amendment ….. (Laughter)

Mr. Abdul Akber Khan: Janab Speaker! I beg to move that after Sub-Clause (4) of Clause 9, the following new Sub-Clause may be

added namely: - "In Case of emergency chairman can make payment for emergent nature."

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے یہ اس لئے رکھی ہے کہ انہوں نے جو Procedure رکھا ہے، اگر ایک آدمی بیمار ہے اور اس کو ایمرجنسی Treatment کی ضرورت ہے تو Naturally جناب سپیکر، وہ تو۔۔۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: بہرحال Sorry to interrupt you یہ NDC کے اثرات ہیں۔ دو معزز اراکین اسراراللہ گنڈاپور صاحب، اور قاضی محمد اسد صاحب کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ NDC کے اثرات ہیں، ہاں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے جناب سپیکر صاحب، یہ Amendment اس لئے Move کی ہے۔

Mr. Speaker: Sorry for that.

جناب عبدالاکبر خان: کہ ایسی خطرناک بیماری جو Emergent nature کی ہو، اگر وہ Procedure adopt کیا جائے تو اس پر مہینے لگیں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر کسی کی ایمرجنسی ہو تو کم از کم کوئی طریقہ تو ہو کہ اس کو facility مل جائے۔

جناب سپیکر: یعنی، چیئرمین کو، مطلب یہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted.

Mr. Abdul Akbar Khan: With amendment.

Mr. Speaker: Amendment, with amendment moved by the Honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment with amendment is adopted in Clause (9) and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any Honourable Member in Clause 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that

Clause 10 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 10 stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in clause 11 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you janab Speaker, I beg to move that in clause 11 after sub-paragraph (7) a new sub-paragraph (e) may be added and that is "Mardan Medical Complex". It is the same Jee.

Mr. Speaker: It is the same. The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted in clause 11 and stands part of the Bill. Passage stage: Now the Honourable Minister for Health, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be passed with amendment.

(Interruption)

جناب بشیر احمد بلور: یو منٹ ماته را کړئ جی۔ زه د منسټر صاحب ډیر مشکور یمه چه دوئ زمونږ Amendment اومنلو، We are grateful او په ډیره ښنه طریقه سره او د ټول هاؤس شکریه ادا کوؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریه د منسټر صاحب او د ټول هاؤس۔

جناب بشیر احمد بلور: او د منسټر صاحب چه دومره شریف سړے دے او زمونږ خبرو ته جائز وائی نو.We are grateful to him جناب۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زه د ټول ایوان او د منسټر صاحب مشکور یمه چه هغوی زمونږ Amendment اومنلو۔

Mr. Speaker: Thank you, now the Honourable Minister for Health, NWFP, to please move that the North West Frontier Province

Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be passed .The Honourable Minister for Health, please.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): آپ کی اجازت سے میں Consensus پیدا کرنا چاہوں گا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں پورے ایوان کا بھی مشکور ہوں اور معزز اراکین کا بھی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر Passage ہو جائے تو اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر صحت: محترم عبدالاکبر خان صاحب کا بھی مشکور ہوں اور محترم بشیر احمد بلور صاحب کا بھی مشکور ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔

وزیر صحت: اور میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بالکل Open رہیں گے۔ میں نے ان کے ساتھ ڈسکس کیا اور میں نے کہا کہ آپ کی جتنی بھی Amendments ہیں، وہ تھوڑی، مطلب یہ ہے معمولی ترمیمات کے ساتھ Reasonable ہیں۔ اور ہم ان کو Accept کرتے ہیں۔ اور ہم ہر وقت Open رہیں گے۔ جتنی بھی اس قسم کی Amendments آتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر صحت: اور اس کے بعد میں ایوان سے یہ بھی ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ ہم نے اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے Passage stage گزر جائے تو Passage stage کے بعد آپکو پورا موقع تقریر کرنے کا دیا جائے گا۔

Minister for Health: Sir! I beg to move that the North West Frontier Province Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be passed with agreed amendments.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Medical (Relief Endowment) Fund Bill, 2004, may be passed, with amendment. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

ایک آواز: دا Preambleپاتے شو۔

Mr. Speaker: Preamble also stands part of the Bill, جی ہیلتھ منسٹر صاحب.

وزیر صحت: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سپیکر صاحب زہ مشکوریمہ د ټول ایوان او د محترمو معززممبرانو صاحبانو چہ چا پہ دے کښ Reasonable amendmentsاو داسے Amendmentsپیش کړی وو چہ د هغے نہ ددے بل مقاصدنور پہ ښہ طریقہ سرہ حاصلیدل او ددے سرہ لږ شانتہ وضاحت کومہ ددے ، دے وخت کښ زمونږہ پہ دے بل کښ دادہ چہ 50کروړہ روپئ بہ جمع کوؤاو دا 50کروړہ روپئ بہ مونږہ پہ دے باندے Investکوؤ ۔ فی الحال بہ دا مونږہ چرتہInterest free Bankکښ کیږدواوLater onلکہ څنګہ چہ عبدالاکبرخان صاحب Amendmentراوړو چہ دوہ بزنس مینان د هم پکښ شامل شی نود هغے داهم فائدہ دہ چہ یو طرف تہ خوبہ هغوی مونږ تہ پہ دے کښ تجاویزاو مشورے هم راکوی چہ دامونږہ څنګہ پہ ښہ طریقہ باندے خرچ کړو چہ د هغے نہ مونږ تہ ډیر پرافټ راشی او هغہ پرافټ مونږ د غریبو مریضانو او ددے Costly diseasesد علاج د پارہ خرچ کړو او ددے سرہ سرہ بہ هغوی زمونږ سرہ بہ هغہ Fund raisingکښ هم امداد کوی او مونږہ ددے Sources identifyکړی دی، یو د حکومت Annual Normal Budgetary Allocation چہ ورتہ مونږہ ددے بل پاس کیدو نہ و روستو 10 ملین روپئ بہ فوری طور د ټوکن ګرانټ پہ طور باندے پہ بینک کښ کیږدو او د هغے نہ و روستوبیا بہ حکومت د خپل بجټ نہ هم پیسے ورکوی او ددے سرہ سرہ بہ Fund raising campaignچلیږی نو د اسمبلئ ممبرانو تہ هم ریکویسټ کومہ او دے خپل اپوزیشن بینچز او ټریژری بینچز تہ خواست کومہ چہ پہ دے سلسلہ کښ زمونږ سرہ تعاون اوکړی۔ مونږہ بہ داسے ، یو پہ دے پیښور کښ، ددے ټولو ستاسو پہ مشاورت سرہ، چہ پہ هغے کښ د اپوزیشن مختلف پارلیمانی لیډران، او ددے سرہ سرہ زمونږہ د حکومت مختلف اهلکاران موجود دی او ستارټ بہ مونږ د پیښور نہ اخلو او دلتہ کښ بہ یو Fund raising campaignچلوؤ او داټولہ

سلسله به په دے ملک کښې هم چلوؤ او د دے ملک نه به ورپسے بهر هم ځو۔ نو زما دا یقین دے انشاالله چه دے سلسله کښې به دوئ مونږ سره تعاون کوی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: جناب سپیکر صاحب! تاسو به وائے چه بیا بیا دوئ د کلاس فور خبره کوی۔

جناب سپیکر: ډاکټر سلیم صاحب! شعر وائے!

ڈاکٹر محمد سلیم: شعر وایم درته کنه جی۔ هغه هم درته وایم، او ډیر په موقع ئے درته وایم۔

جناب سپیکر: ہاں،ہاں۔

ڈاکٹر محمد سلیم: داسے چل وو چه تاسو خو، پرون پیر محمد خان صاحب پاڅیدو او تاسو وئیل چه ایجوکیشن منسټر صاحب او تاسو به کینئی، دا خبره به ډسکس کړئ۔ خو بیا هم څه او نه شو۔ تاسو مونږ له د سی۔ ایم نه ټائم غوښتے وو 9:30بجے، مونږ د گهنټے نه زیات انتظار اوکړو خو دغسے په بدحال کښې راروان شو۔هغه یو شاعر وائی چه:

ے نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن — بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔

(تالیاں)

سپیکر صاحب! خبره داسے ده چه مونږ دانه وایو جی، کلاس فور غواړو نه۔ مونږ خو هسے هم ، دا صوابی ضلعے والا چه دی د 1947نه تر دے وخته اپوزیشن کښې راروان یو۔ ډیرے قربانئ مو ورکړی دی۔ جیلونو ته هم تلی یو، نورو قربانو ته هم تیار یو، هیڅ قسم دغه نه غواړو او که ټریژری بینچز ئے مونږ له نه راکوی نو زمونږ څه زور نشته دے۔ قلم د هغوی لاس کښې دے۔ حکومت د هغوی لاس کښې دے۔ مونږ خو صرف دا ریکویسټ کولے شو چه یره دا زمونږ حق دے ،په دے فلور باندے مونږ ته وئیلے شوی وو، که نه راکوی خو کم ازکم خبرو

ته د کینی، مونږ ته د بنه Clearly refusal او کړی، Refuse د کړی راته چه یره دا شئے نه درکوؤ۔ (قطع کلامی)

سید مرید کاظم شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پرون تاسو دا خبره کړے وه۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب لا تقریر کوی۔ تاسو مرید کاظم صاحب، تاسو کینئی۔

سید مرید کاظم شاہ: بنه جی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: اواخری کښې زه درته دا یو شعر وایم، هغه د انسان باره کښې د خپل ځان باره کښې درته وایم چه:۔

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند گستاخی فرشتہ ہماری جناب میں

(تالیاں)

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ جناب سپیکر، سر۔ یہ صرف ایجوکیشن کا پرابلم نہیں ہے، تمام ڈیپارٹمنٹس میں یہ Problem create ہورہا ہے اور اس کی ایک ایسی پالیسی حکومت وضع کردے کیونکہ یہ نہ تو لوکل گورنمنٹ کو دے رہے ہیں اور نہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کو دے رہے ہیں۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ اس پر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آرہا ہے، لیکن ڈی آئی خان میں، منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، فاضل منسٹر ایریگیشن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ڈی آئی خان میں جس طریقے سے Appointments میں دھاندلی ہوئی ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ تو اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کے لئے آپ کوئی پالیسی وضع کریں یا بنائیں جی، کیونکہ نہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے، نہ یہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کے پاس ہے اور نہ عوام کو انہوں نے دیا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آسرا تو لے رہے ہیں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا، لیکن اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہورہا۔ یا تو واضح طور پر ڈسٹرکٹ گورنمٹ کو دے دیں، ٹھیک ہے جی وہ جانیں اور ان کا کام جانے اور یا پھر وہی جو سابقہ پالیسی ہے، اس کو بحال کیا جائے، یہ ہماری ریکویسٹ ہے جی۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: سر، اسی سے Related بات ہے، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس لئے میں کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی کابینہ نے ایک فیصلہ کیا ہے، ایجوکیشن کی ٹرانسفر کے بارے میں کہ مارچ کی بجائے یہ جولائی میں ہوں گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ جولائی Mid session ہوتا ہے کلاسز کا، مارچ اپریل سے کلاسز شروع ہوتی ہیں، اس وقت اگر آپ ٹرانسفر کرتے ہیں تو ایک کلاس کو آدھا سال ایک ٹیچر اور آدھا سال دوسرا ٹیچر پڑھائے گا تو یہ اسی لحاظ سے بھی یہ Feasible نہیں ہے۔ لہذا اس پالسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مختیار علی خان!

جناب مختیار علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔خبره داده چه مونږ له هم خدائے شته چه، بیا هغه خبره کومه جی چه حیا راله راځی چه بیا بیاپه دے موضوع باندے بحث کوؤ جی۔ محترم منسټرصاحب د صوابئ ضلعے سره تعلق ساتی او بنیادی طور خو شریف او ډیر ښه سړے دے او مونږ پرے فخر هم کوؤ او مونږ دعاګانے هم ورته کوؤ چه یره سبا کیدے شی چه دے وزیراعلیٰ هم جوړ شی ددے صوبے (تالیاں) خو خبره داده چه که چرے داسے د بے انصافی دغه دوئ کوی په خپله صوابئ کښ، د صوابئ د ممبرانو په مرے باندے دوئ چاړه کیږدی جی او کلاس فور ټول دوئ زمونږ نه اغستی دی، اوس په ایریګیشن کښ مونږه له دا هم خبر راځی چه په ایریګیشن کښ هم پوسټونه راروان دی او دا منسټر صاحب هم د مردان شریف سړے دے۔ ښنګه چه عنایت صاحب خبره اوکړله په فلور باندے او زمونږ معززولیډرانو صاحبانو ئے ډیره شکریه ادا کړه او ډیره ښه مظاهره ئے اوکړه نوزه دا طمعه او امید لرمه چه دا هم ډیر شریفان خلق دی او په ظاهره، نو مونږه ددوئ نه هم دا طمعه لروجی (تالیاں) چه کم سے کم د دغه فراخدلئ اظهار ددوئ هم اوکړی او هغه تیر چه کوم آرډرونه شوی

دی جی، نو هغه د کینسل کړی او زمونږ سره د کینی، خیر دے اود غواړی زمونږ نه، مونږه له د هغه خپل عزت را کړی نو مونږه هغه کلاس فور----------

جناب سپیکر: لږ هغوی واورئ نوبیا تاسو له موقع درکومه جی، پوائنټ آف آرډر درته عبدالاکبرخان ښودلے دے۔

جناب امانت شاہ: دوئ اووئیل چه یره په ظاهره باندے شریفان دی کنه جی---

جناب سپیکر: تاسو مختیارعلی خان کینئی۔

جناب امانت شاہ: نو شرع خو ظاهر ګوری، د باطن نه خو الله خبردے، دوئ نه دی خبر۔

جناب مختیار علی: د باطن نه خو، یو منټ جی---------

جناب بشیر احمد بلور: دوئ په یو وخت کښ یو خبره کوی وروستوبله خبره کوی۔ نوهغے ته منافق وائی اوبله خبره داده چه زه اوس معافی غواړمه، دوئ خبره داسے اوچیړی چه مونږ ته مجبوراً خبرے کول غواړی-------

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر! دا کوم پوائنټ آف آرډر--------

جناب بشیر احمد بلور: په نوائے وقت کښ دا راغلی دی، "کہ ہم نے" لږه خبره واورئ۔

جناب سپیکر: لږ، مختیار علی، پلیز تاسو کینئی، بشیر بلور صاحب۔

جناب امانت شاہ: پوائنټ آف آرډر دے۔

جناب بشیر احمد بلور: نه نه، د پوائنټ آف آرډر خبره نه ده، زما د خبرو نه پس به بیا--------- (قطع کلامی)

جناب امانت شاہ: دا فلور خو ماته تاسو راکړے دے جی۔

جناب سپیکر: ښه ږومبے تاسو، بشیر بلور صاحب تاسو کینئ۔ څه وایه، تاته مے فلور درکړو جی۔

جناب امانت شاہ: ډیره شکریه سپیکر صاحب۔ خو زه دا خبره کومه-------

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پوائنټ آف آرډر د څه دے ؟

جناب امانت شاه: زما پوائنټ آف آرډر دا دے چه دا ډاکټر سلیم صاحب په کوم پوائنټ آف آرډر باندے خبره اوکړله، نه پوهیږمه؟ دا کوم رولز Suspend شول یا د کوم رولز تحت پوائنټ آف آرډر اوچتیږی؟ (تالیاں) مختیار صاحب د کوم پوائنټ آف آرډر تحت خبره اوکړله، مرید کاظم صاحب د کوم پوائنټ آف آرډر تحت خبره اوکړله؟ تاسو پخپله باندے هم دا خبره کوئ، پرون عبدالاکبرخان صاحب هم دا خبره اوچته کړله چه یوه خبره کوؤ، پوائنټ آف آرډر چه کوم جوړیدے شی نو په هغے باندے خبره کول پکار دی۔ په دے باندے خو زما خیال دے چه اسمبلی شروع شوے ده او مونږ دا یوه خبره اوچته کړے ده چه کلاس فوراو کلاس فور۔ تاسو پخپله د ایجنډے نه یو څیز خارج کړے وو، آخر تاسو په ایجنډه به راوستے وو، بیا به پرے خبره مستقل شوے وه۔ خو اوس چه کله یو پوائنټ آف آرډر نه شی جوړیدے سپیکر صاحب، نو ولے بیا تاسو دوئ له موقعه ورکوئ؟

جناب سپیکر: دا زما اختیار دے۔ (تالیاں)

جناب بشیراحمد بلور: سپیکر صاحب! ما ته اجازت دے، زه معافی غواړم۔

جناب امانت شاه: سپیکر صاحب چه تاسو ته اختیار دے نو مونږ به څه اووایو۔

(تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا مه کوئ، بیا به سبا په تاسو باندے مونږ دا سے کوؤ چه اوخه اوخه، او مختیار صاحب دا خبره مه کوه ګنی مونږ به سبا تا ته وایو چه څه اوخه، اوخه۔ وایم چه مونږ له ئے هم چل راځی،او۔

جناب عبدالاکبر خان: *آنریبل ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے بات کی تو Discretion تو آپ کا ہے پوائنٹ آف آرڈر پر، تو Decision تو آپ دیں گے اور اگر آپ نے Decision دے دیا ہے تو پھر واک آوٹ کیوں کر رہے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔*

(اس مرحلے معزز رکن امانت شاہ ایوان سے واک اوٹ کر گئے)

جناب بشیر احمد بلور: حیران یمه چه دا ممبر صاحب ولے دا سے خفه شو۔ستاسو خیال دے چه تاسو د اسمبلی هاؤس نه بهر دا فیصله کړے ده چه په کلاس فور به خبره نه کوؤ، ولے چه دده خبرے مونږ کوشش کوؤ چه حکومت سره خبره اوشی یا منسټر صاحب د چیف منسټر سره خبره اوکړی۔هغے باندے دوئ بار بار پاځی چه هغه شئے مونږ دایجنډے نه Suspend کړے دے او پرابلم دے۔ستاسو په Commitment باندے خو دا ما هغه بله ورځ هم تاسو ته دا ریکویسټ کولو چه ستاسو ډیر زیات مشکور یو چه په پوائنټ آف آرډر تاسو دا مهربانی کوئ چه یو Urgent مسئله جی سرے هاؤس ته پیش کړی، دوئ مونږ ته جواب راکړی نو خلق Satisfied شی چه یره د هغوی مسئله اسمبلئ کښ پیش شوه نو په دے وجه دا تاسو Relaxation ورکوئ۔ په دے مونږ ستاسو مشکور یو۔ سپیکر صاحب !اوس خبره بیا، تلخی زیاته شوه۔ خو زه بیا تلخی زیاتول، مجبوری ده، نه غواړم۔-----------

جناب سپیکر: مهربانی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: په دے کښ، دا نن اخبار کښ راغلے دی جی، چه فیصل صالح حیات صاحب دا Commitment کړے دے In front of the Assembly چه مونږه دا صوبائی حکومت په Confidence کښ اغستے وو چه مونږه په وانا کښ کوم آپریشن کړے دے نو بیا زما مطلب دادے چه تاسو دلته کښ جلوسونه اوباسئ او په دے اسمبلئ کښ شور کوئ چه په دے وانا کښ زیاتے کیږی نو چه ستاسو حکومت په Confidence کښ اغستے شوے دے نو دا هم یو ډبل خبره ده ځکه چه یو ځل دلته کښ تاسو اووئیل چه دا غلط شوی دی، ستاسو حکومت هلته کښ په Confidence کښ اغستے شوے دے نو دا هم یوه داسے خبره ده چه د زړه نه یو او د خلے نه بله خبره، څنګه چه زمونږه مولانا صاحب خبره اوکړله۔ مونږه خو داخبرے کول نه غواړو خو دوئ بار بار دا خبرے کوی نو مونږه د مجبورئ نه دا خبره کوؤ۔ (تالیاں)

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! ---------

جناب سپیکر: جناب مختیار علی خان۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب، ما خو دا خبره کوله جی، چه دے امانت شاه صاحب چه کومه خبره اوکړله، مونږه خو یو غم ژاړو او پیښبیږی راته بل غم ، چه ګنی نن به په اسمبلئ کښ خپله خبره هم نه شوکولے ؟ دا څومره د افسوس خبره ده او بیا پکښ هغه تاسو ته هم دغه ښائی نو څنګه چه بشیر خان خبره اوکړله په دے باندے بلا خبرے شوے وے۔ نن زما خیال دے چه شرع ظاهر ګوری چه نن د اجلاس آخری ورځ ده، مونږه به بیا څه کوؤ چرته کښ به څو، چاته به ژاړو ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر فار ہیلتھ۔

وزیر صحت: بسم الله الرحمن الرحیم ه۔شکریه جناب سپیکر صاحب، زه دا Clarification کومه چه بشیر بلور صاحب زمونږه محترم دے او دوئ د فیصل صالح حیات د اخباری بیان حواله ورکړه چه صوبائی حکومت زمونږه په Confidence کښ اغستے دے۔د صوبائی حکومت په Confidence کښ د اغستولو سوال نه پیدا کیږی ځکه چه Federally Administered Tribal Area د صوبائی حکومت په Purview کښ نه راځی،هلته کښ د صوبائی حکومت وزراء چه کله داخلیږی، په ټرائبل ایجنسئ باندے ځی نو تر څو پورے چه هغوی مونږه Inform کړی نه یو نو تر هغے پورے مونږه لکه ایجنسئ ته Enter کیدے هم نه شو۔ لهذا د دے خبرے سوال نه پیدا کیږی چه مونږ ئے په Confidence کښ اغستے یو او یا د دے خبرے هډو ضرورت نشته چه هغوی مونږه په Confidence کښ اغستے یو ځکه چه دا ایریا زمونږه زیر انتظام راځی نه، دا د آئین او د قانون په رو سره زیر انتظام نه راځی۔ لهذا دا بیان د دوئ غلط دے چه صوبائی حکومت ئے په Confidence کښ اغستے دے۔ (تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: دا ټهیک شوه، ولے چه نن په "نوائے وقت" کښ پوره لیډ دے او په نورو ټولو اخبارونو کښ، چه صوبائی حکومت په Confidence کښ اغستے شوے دے ---------

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: چه په دے اخبار کښ راشی نو هغه به وحی وی؟ هغه به حقیقت ته نه گوری؟ دے اخباراتو ته تاسو دومره همیت مه ورکوئ، دا وحی نورانی نه ده او حقیقت ته نه گوری۔

جناب سپیکر: مولانا نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: مولانا صاحب! هغه وائی چه د اخبار اهمیت شته، که د اخبار اهمیت نه وی خو پهDemocracy کښ ئے اهمیت وی۔

جناب سپیکر: هغه جی اوشو او هیلتھ منسٹر صاحب Clarificationاوکړو جی۔

مولانا نظام الدین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د دے کلاس فور دا خبره روانه ده او په دے باندے دومره دا دغه نه دی اغستل پکار چه بار بار په دے باندے تلخی پیدا کیږی۔ دا مونږه ته هم راپیښی دی یواځے تاسو ته نه دی۔ سیدو میډیکل کالج چه هغه هلته کښ د ډسټرکټ گورنمنټ سره نه دے ،هلته کښ باقاعده بهرتیانے شوی دی او زمونږه پکښ یو تن نه دے اغستے شوے ، بلکه دا هم په اخباراتوکښ راغلی دی چه کلرکانو په هغے باندے پیسے اغستے دی۔ مونږه وایو چه دا رواج د ختم شی۔ مخکښ به سیاسی خلقو هم پیسے اغستے ، په دے کلاس فور باندے۔ اوس الحمدالله زمونږ نه منسټران او نه ممبران په دے باندے پیسے اخلی ،هغه که هر ممبر دے ،که هغه اپوزیشن والا دی او که هغه زمونږ ملگری دی نو پکار داده۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: یو کس دے سیاسی سړے ثبوت کړی۔

مولانا نظام الدین: ثبوت به ورته مونږه اوښایو، زمونږ سره د کینی نو ثبوت به ورته اوښایو۔ (مداخلت)

جناب بشیر احمد بلور: په سیاسی خلقو باندے داسے Blame لگول زما خیال دے مناسب خبره نه ده۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا مناسب خبره نه ده، شهزاده گستاسپ خان صاحب!

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! آپ نے یہ نوٹس کل دیا تھا کہ کلاس فور کا مسئلہ بہت Sensitive ہو چکا ہے۔ آپ کے کہنے پر یہ ایجنڈے سے نکالا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں، یہ اپوزیشن کی ایک بڑی فراخدلی تھی کہ انہوں نے یہ بات آپ کی تسلیم کی۔ آپ نے بھی کسی کے کہنے پر اس میں ترمیم کی اور معاملہ اس وقت حل ہوا۔ سر، ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے، ہم Next time ایک سنگل ایجنڈا دے کر پھر سے دوبارہ اسمبلی کا اجلاس بعد میں بلالیں گے (تالیاں) یہ طیش کھانے کے بات بھی نہیں، خفہ ہونے کی بات بھی نہیں۔ جس طرح ہمارے حلقے، Constituencies ہیں اور ان میں لوگ بستے ہیں اسی طرح آپ لوگوں کے بھی ہیں۔ یہ ممبرز کا مسئلہ نہیں ہے، ممبرز سارے چاہتے ہیں، اس طرف کے بھی چاہتے ہیں اور اس طرف کے بھی چاہتے ہیں کہ ہماری عزت ہمارے حلقوں میں بحال ہو اور ہم خدانخواستہ، ہم کبھی نہیں چاہتے کہ پراونشل گورنمنٹ Embarrassment میں ہو، پراونشل گورنمنٹ کام نہ چلا سکے، پراونشل گورنمنٹ اپنے فرائض کی ادائیگی نہ کر سکے۔ یہ مسئلہ اب بڑھتا جا رہا ہے۔ کلاس فور کا مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ہماری Constituencies میں اکثریت Illiterate لوگ ملازمتوں کے لئے آتے ہیں۔ کلاس فور میں بہت سارے لوگ امیدوار ہوتے ہیں اور یہ الزامات جواب آرہے ہیں کہ پیسے لیکر یہ ہوا اور وہ ہوا، سابقہ ادوار کو تو چھوڑ دیں میرا خیال ہے جب اسے حل نہیں کیا جا رہا تو ہمیں تو اب اس دور پر شک ہونے لگ پڑا ہے کہ کلاس فور کا مسئلہ کیوں حل نہیں ہو رہا ہے۔ تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا، ہم کسی پر الزام عائد نہیں کرتے۔ کلاس فور کی Appointment ہو چکی ہیں کئی حلقوں میں لیکن، ہم نے کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا کیونکہ ہم گزارہ کر سکتے ہیں لیکن نئے ممبرز ہیں، اس طرف بیٹھے ہیں اور اس طرف بھی نئے ممبرز بیٹھے ہیں تو انہوں نے اپنی Constituencies میں کچھ کام کر کے دکھایا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے سر، کہ اسے حل کیا جائے۔ منسٹرز بیٹھے ہیں They are collectively responsible، گورنمنٹ کا کوئی Stand سامنے آنا چاہئے یا یہ کہیں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ہے تو ہم ان کی طرف رجوع کریں یا یہ کہیں کہ ہمارا ہے۔ اگر پراونشل گورنمنٹ کا کام ہے تو پھر ہم اپنا حق مانگیں گے ان سے، اگر ڈسٹرکٹ کونسلرز کا کام ہے تو پھر ہم ان کی طرف رجوع کریں گے۔ سر، میری یہ درخواست ہے کہ ماحول خراب

ہونے سے حکومت بچائے اور اس کا کوئی حل تلاش کیا جائے کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر Commitment کی ہے ہاؤس سے، ہاؤس کے فلور پر کئی دفعہ انہوں نے کہا ہے کہ Criteria پر ہوگا، میرٹ پر ہوگا اور ممبران کی رائے شامل کی جائے گی، اگر چیف منسٹر کی Commitment کوئی Commitment نہیں ہے سر، تو پھر اس صوبے کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور محترم اپوزیشن لیڈر شہزادہ گستاسپ خان صاحب کا بھی کہ انہوں نے اس معاملے کی سنگینی کا احساس کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس کا احساس ہے کہ چاہے ممبران اس طرف کے ہوں یا اس طرف کے ہوں، دونوں معزز اور محترم ہیں اور ان کا استحقاق ہے اور حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کے اس حق کو اور استحقاق کو یقینی بنائے لیکن اس وقت ایک مشکل صورتحال ہے۔ اس سے پہلے جب موجودہ نظام متعارف نہیں ہوا تھا یعنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا نظام، Devolution plan نہیں تھا اور منتخب اسمبلیاں ہوا کرتی تھیں تو وہاں کے متعلق۔۔۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب امانت شاہ رکن صوبائی اسمبلی واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائے)

(تالیاں)

وزیر صحت: تو کلاس فور سے لیکر ہمارے بی پی ایس۔5 اور بی پی ایس۔9 تک بھرتیاں وہاں کے متعلقہ ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ افسران کرتے تھے مثلاً ہیلتھ میں وہاں اس وقت ان کو ڈی ایچ اوز کہتے تھے اب ان کو ای ڈی اوز ہیلتھ کہتے ہیں۔ اس طریقے سے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز ہوا کرتے تھے اب ان کو ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسرز ایجوکیشن کہتے ہیں۔ ٹرانسفرز بھی ان کے ہاتھ میں ہوتی تھیں، ٹرانسفرز بھی وہی کرتے تھے۔ بی پی ایس۔9 تک ریکروٹمنٹ بھی وہ کرتے تھے۔ اب Devolution کے بعد لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت یہ سارے اختیارات، ٹرانسفر کے بھی اور ریکورمنٹ کے بھی ڈی سی اوز کے پاس چلے گئے ہیں، وہ صرف Recommend کرتا ہے۔ تو یہ ایک مشکل صورتحال ہے اور اس کے ساتھ ضلع ناظم ہے تو ضلع ناظم، ڈی سی او کو ایک طرف اگر پراونشل گورنمنٹ ٹرانسفر کر سکتی ہے تو دوسری طرف اس کی

اے سی آر ڈسٹرکٹ ناظم کے ہاتھ میں ہے،اس کی اے سی آر لکھناڈسٹرکٹ ناظم کے ہاتھ میں ہے تو وہ بیچارہ ایک طرف ہماری، ہم توElectedلوگ ہیں اور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Sandwichہیں۔

<u>وزیر صحت</u>: ایک طرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہوتی ہے دوسری طرف ہمارے منتخب نمائندے، صوبائی لیول پر منتخب نمائندے ہوتے ہیں، پھر ضلعی لیول پر جو ہمارے منتخب نمائندے ہیں، یونین ناظمین ہیں وہ ہوتے ہیں، ضلعی حکومت ہوتی ہے تو اس کیلئے، بالکل ہمیں ان سے اتفاق ہے اور جس طریقے سے سراج صاحب نے یہاں Commitment کی تھی اس فلور پر کہ جہاں تک ان پوسٹوں کا تعلق ہے، جن کیلئے کوئی Criteria ہے، کوئی میرٹ ہے تو یہ صوبائی حکومت کا فیصلہ ہے، کابینہ کا فیصلہ ہے کہ اس میں ہم میرٹ کوEnsure کریں گے اور وہ پوسٹیں جن کیلئے کوئی میرٹ نہیں ہے، مطلب یہ ہے کوئی قاعدہ نہیں ہے، نہیں مقرر کیا جاسکتا، جس طرح کلاس فور کا مسئلہ ہے تو اس میں ہم ضرور وہاں کے منتخب نمائندوں کو Accommodate کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب وزراء کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان اضلاع میں کوشش کریں کہ کسی طریقے سے ان کوAccommodate کریں لیکن بہرحال ایک مشکل صورتحال ہے اور اس سے نکلنے کے لئے کوئی راستہ ضرور ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان صاحب۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! واقعی یہ مسئلہ انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے اور اس اسمبلی کے اجلاس میں تقریباً روزانہ اس پر بحث ہوتی ہے۔ میں جی، سمجھتا ہوں ذاتی طور پر، اگر واقعی حکومت اس میں مخلص ہے، اگر واقعی حکومت دل سے یہ چاہتی ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو، اگر واقعی حکومت کے دل میں اپوزیشن کے لئے یا اپنے ممبران کے لئے کوئی احترام ہے اور وہ یہ مسئلہ حل کرنا چاہتی ہے تو جناب سپیکر، میں اس کو ایک منٹ میں حل کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ حل کیلئے تجویز دے سکتے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، لوکل گورنمنٹ کے جو آرڈیننسز ہیں وہ تو ہم پابند ہیں کہ ہم ان میں ترمیم نہیں کر سکتے As for as Local Government ordinance is

concerned،لوکل گورنمنٹ کے آرڈیننس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ کلاس 1 سے کلاس 14 تک یا 16 تک Appointment یا اس کی بات ڈی سی او کرے گا۔ ہاں، جب یہ اسمبلی نہیں تھی اور اسی آرڈیننس کے تحت جب رولز بنے انہی رولز میں چونکہ اسمبلی ممبرز بھی نہیں تھے،اس طرح کی Elected cabinet بھی نہیں تھی، سپیکر بھی نہیں تھا، کوئی بھی نہیں تھا تو رولز آف بزنس میں وہ اختیار ڈی سی او کو دیا گیا ہے اور یہ آرڈیننس میں Amendment نہیں ہے۔ یہ رولز میں Amendment ہے جو حکومت رات کے بارہ بجے بھی کر سکتی ہے رات کے دو بجے بھی کر سکتی ہے، اگر یہ حکومت ڈی ڈی سی کا چیئرمین جو ناظم اعلیٰ ہوا کرتا تھا، اگر اس کیلئے رولز آف بزنس میں Amendment کر کے اس ڈی ڈی سی کے چیئرمین کو آپ ڈی سی او لگا سکتے ہیں تو اس رولز آف بزنس میں کیا یہ Amendment نہیں کر سکتے کہ کلاس 1 ٹو 4 کی Appointment ایم پی اے کی Discretion پر ہو گا؟ (تالیاں) یا اس کے Purview سے نہیں نکال سکتی؟ تو اگر کر سکتی ہے جناب والا، میں نے پہلے کہا کہ اگر دل چاہتا ہے حکومت کا، اگر مرضی ہے انکی، اگر خواہش ہے ان کی کہ یہ مسئلہ حل ہو تو وہ ایک منٹ میں یہ ترمیم کر سکتے ہیں۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه ستاسو نه سفارش غواړمه چه د دانیال په ځائے باندے عبدالاکبر خان صاحب کینوئ۔۔۔ (قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: دا د دے ایوان فیصله ده کهMajority فیصله اوکړه نو عبدالاکبر خان به کینی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: عبدالاکبر خان کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اس مسئلے کو اسی طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے اور حل ہونا چاہیے چونکہ آپ کے سامنے ہماری بات ہوئی تھی، گورنمنٹ سے اور ہمیں کچھ طفل

تسلیاں بھی دی گئیں اور ابھی تک اس کا ازالہ نہیں کیا گیا۔ اس سے تو بالکل واضح ہے کہ ہمیں حکومت کی نیت پر شک ہے کہ وہ اس میں مخلص نہیں ہے اور اس بارے میں کوئی اقدام کرنا ہی نہیں چاہتی اور یہ روز روز معمول کا حصہ بنا ہوا ہے اور اگر اسی سیشن میں یہ اس کی کوئی تسلی نہیں دے سکتے، جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا کہ ہم ایک آئٹم ایجنڈے پر دستخط کر کے وہ ایک دن Full اس پر بحث کر سکتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے عبدالاکبر نے کہا کہ یہ صوبائی حکومت کی بالکل ذمہ داری ہے، اس سے آرڈیننس 2001 پر کوئی انقلاب نہیں آجاتا اور نہ ہی یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اس اختیار میں ہے، یہ پراونشل گورنمنٹ کے اس میں ہے اور رولز میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ کل تک اس مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے ۔۔۔۔۔۔(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں تقریباً 8 مارچ سے یہ اجلاس شروع ہے۔ جس طرح کی روایات ہیں، انتہائی بھائی چارے اور برادری کے ماحول میں یہ Proceedings ابھی تک جاری ہیں اور واقعی یہ ایشو ایجنڈے پر تھا لیکن لاء منسٹر صاحب جو کہ اس ہاؤس میں پارلیمانی روایات کے مطابق چیف منسٹر صاحب کو Represent کر رہے ہیں، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم یہ افہام و تفہیم سے حل کریں گے۔ تو اسی سلسلے میں ، جس طرح سارے ہمارے معزز اراکین کے جذبات ہیں اور اپوزیشن لیڈر نے بھی کہا، جمہوری حق سے انکو کوئی بھی نہیں روک سکتا کہ اگر کل یا پرسوں یا ترسوں اجلاس ملتوی ہو جائے، Prorogue ہو جائے، برخاست ہو جائے تو کسی وقت بھی تو مطلب ہے کہ کیبنٹ سے میں یہ استدعا کروں گا کہ وہ Seriously اس چیز کو لے لیں اور اس کو Sort out کر لیں تا کہ یہ ماحول یا جو فضاء ہے، بدمزگی کا شکار نہ ہو جی۔

(تالیاں)

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر صاحب! میں کیبنٹ کی طرف سے یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم ضرور سنجیدگی سے اس کا جائزہ لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔ میرے خیال میں، میں نے۔۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر! زه یو بله خبره کومه چه دا تیر آرډرونه چه کوم شوی دی دد ے به څه کیږی؟ دا یو فضل علی مولانا صاحب کړی دی جی، بل چا نه دی کړی، دا منسټر صاحب دے-----

جناب سپیکر: مختیار علی صاحب !په دے باندے به خبره اوشی ،مختیار علی صاحب پلیز۔ (شور)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آرڈر، آرڈر۔ In exercise of the powers conferred on me by Clause (3) of Article 54, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan I, Bakht Jehan Khan, Speaker, Provincial Assembly of North West Frontier Province,----

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: سر اس پر Discussion ہے سر۔

Mr. Speaker: do hereby order that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province shall stand prorogued on 31st of March, 2004, till such date as shall hereafter be fixed by the Competent Authority. اب میں اس اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)